بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللهِ ، وَالْحَمْدُ للهِ ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰي رَسُوْلِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالاَه أَمَّا بَعْدُ:

210.اس رمضان میں آئیں کچھ نیا کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ﴾ (البقرة:185)

اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

آج کے خطبے کا موضوع ہے: **"اس رمضان میں آئیں کچھ نیا کرتے ہیں"**۔

ہماری زندگی میں رمضان کئی سالوں سے آ بھی رہا ہے اور جا بھی رہا ہے لیکن میری زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی کوئی فرق محسوس نہیں کیا میں نے کیا یہ رمضان بھی ویسے ہی گزر جائے گا؟! اس رمضان میں میں کچھ نیا کرنا چاہتا ہوں میں کچھ اچھا کرنا چاہتا ہوں وہ جو میں پہلے نہ کر سکا یا کرنے کی صرف کوشش کی لیکن وہ صرف کوشش ہی رہ گئی کچھ کر نہ سکا اس رمضان میں میں اپنے آپ کو بدلنا چاہتا ہوں اپنے ربّ کو راضی کرنا چاہتا ہوں میں ایک اچھا مسلمان بننا چاہتا ہوں رمضان ایک بہترین موقع ہے اپنے آپ کو بدلنے کا اور اچھا مسلمان بننے کا وہ کیسے؟

اللہ تعالیٰ نے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے مہینے کو جوڑ دیا ہے بہت ساری خوبصورت اور عظیم چیزوں سے ، رمضان کو جوڑ دیا گیا قرآن سے ہدایت سے تقویٰ سے دعا سے شکر سے نماز سے روزے سے لیلۃ القدر سے ایمان سے اخلاص سے مغفرت سے اللہ تعالیٰ کی معرفت سے ، بہت ساری چیزیں ہیں تو آیئے دیکھتے ہیں کہ ان عظیم چیزوں سے اس رمضان میں میں اپنے لیے کیا کر سکتا ہوں کیسے بدل سکتا ہوں اپنے آپ کو:

1- **"قرآن مجید"**: قرآن مجید سے میں اپنے آپ کو بدلنا چاہو تا ہوں اس رمضان میں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرة:185)

(رمضان کا مہینہ جس میں قرآن مجید کو نازل کیا گیا اُتارا گیا)

کوئی اور مہینہ کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ رمضان ہی واحد مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کو اتارا گیا ہے اور رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کا کچھ اور لطف ہے۔ آپ پورے سال قرآن مجید پڑھ کر دیکھ لیں لیکن رمضان میں قرآن مجید کی جب ہم تلاوت کرتے ہیں تو دل کی کیفیت میں تبدیلی ضرور آتی ہے کچھ بدلہ سا محسوس ہوتا ہے کچھ اچھا محسوس ہوتا ہے سکون سا ملتا ہے۔ تلاوت تو ہم کرتے رہتے ہیں کیونکہ میں

اپنے آپ کو بدلنا چاہتا ہوں اس رمضان میں تو آیئے دیکھتے ہیں ہم نے کرنا کیا ہے، میں مختصر سے جلدی سے پوائنٹس بتاتا جاتا ہوں جو ہم آسانی سے یاد بھی کر سکتے ہیں اپنے آپ کو بدلنے کے لیے کچھ اچھا کرنے کے لیے:

1-روزانہ تلاوت کے ساتھ ساتھ قرآن مجید میں سے چند چھوٹی سورتوں کا اضافہ کرنا ہے اپنے حافظے میں۔

پانچ چھ سورتیں یاد ہیں ہمیں اور وہی پڑھتے رہتے ہیں ہر نماز میں! ایک سو چودہ (114) سورتوں میں سے ہزاروں آیات میں سے وہی بار بار چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے رہتے ہیں! بعض ایسے لوگ ہیں جو صرف سورۃ الاخلاص پڑھتے ہیں بس کہتے ہیں کہ ہمیں کچھ آتا ہی نہیں ہے۔

اللہ کا شکر ہے اتنا آتا ہے لیکن کیا اس سے زیادہ نہیں آسکتا ہمیں؟! واللہ! آسکتا ہے، ہم نے دنیا میں بہت کچھ یاد کیا ہوا ہے حفظ کیا ہوا ہے جس کی ضرورت بھی نہیں ہے ہمیں لیکن جب قرآن مجید کی بات آتی ہے تو مشکل سی محسوس ہوتی ہے یہ شیطان کا بہکاوا ہے، یہ نہ کہیں کہ میں ان پڑھ ہوں! اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پڑھ تھے اُمی تھے عظیم صحابہ اُمی تھے لیکن پھر بھی اس دنیا کے سب سے بڑے عالم تھے ان سے بڑھ کر کوئی عالم نہ کبھی آیا ہے اور نہ کبھی آئے گا۔

2-دوسرے نمبر پر قرآن مجید کے تعلق سے جو میں نے کرنا ہے حفظ کے ساتھ ساتھ کہ جو میں نے یاد کیا ہے اس کا معنی جاننا ہے اور صرف ایک بنیادی پیغام اس سورۃ میں سے کیا ہے۔ ہر سورۃ میں ایک سے زیادہ پیغام ہیں، قرآن رسالت ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں ہر سورۃ میں ایک سے زیادہ رسالت اور پیغام ہیں مجھے کم سے کم ایک تو آنا چاہیے نا؟!

(۱) سورۃ الاخلاص میں کیا بنیادی پیغام ہے؟ اللہ تعالیٰ کی معرفت۔

اللہ تعالیٰ کون ہے؟ جواب سورۃ الاخلاص ہے:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ﴾ (الاخلاص:1-4)

اس سے بہتر کوئی جواب ہے؟ کوئی جواب نہیں ہے!

(۲) سورۃ الفلق کا کیا بنیادی پیغام ہے؟ (۳) سورۃ الکوثر کا کیا بنیادی پیغام ہے؟

قرآن مجید صرف تلاوت کے لیے نازل نہیں ہوا تلاوت کا اجر و ثواب اپنی جگہ پر ہے لیکن اصل مقصد قرآن مجید کو نازل کرنے کا ہے اس دل کی تبدیلی تاکہ ہم اچھے مسلمان بن جائیں عمل کرنے والے مسلمان بن جائیں، اور دل کی تبدیلی تقویٰ سے ہوتی ہے:

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرۃ:183)۔

3-تیسرے نمبر پر جو ہم نے یاد کرنا ہے قرآن مجید کے تعلق سے "سورۃ الفاتحہ"۔

اس رمضان میں سورۃ الفاتحہ کا میں نے خاص اہتمام کرنا ہے:

(۱) اپنا تلفظ ٹھیک کرنا ہے (ابھی تک ٹھیک نہ ہو سکا ٹھیک کرنا ہے)۔ بعض لوگوں کے لیے انگلش بولنا مسئلہ ہوتا ہے اگرچہ انگلش بہت اچھی آتی ہے لیکن ہندی یا اردو ایکسنٹ (Accent) میں بولتے ہیں تو ان کو شرم آتی ہے، اور بڑی موبائل پر ایپلیکیشنز وغیرہ اور بڑی ٹینشن میں ہوتے ہیں کہ ہماری انگلش جو ہے برٹش یا امریکن انگلش بن جائے، ایک سوچ ہے۔ کبھی ہم نے سوچا ہے کہ عربی کا تلفظ قرآن مجید کا کیسا ہے ہمارا؟!

الحمدُ للہِ کب تک پڑھیں گے ہم؟! الحمدُ للہ کیوں نہیں کہہ سکتے ہم؟! تھوڑی سی محنت کے ساتھ پریکٹس کے ساتھ سب آسان ہو جائے گا۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (الفاتحة:1): اللہ نے ایسے ہی نازل نہیں کیا قرآن مجید کو صحیح پڑھو:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ اور ہم کر سکتے ہیں۔

(۲) تو سورۃ الفاتحہ کا صحیح تلفظ اور سورۃ الفاتحہ کا معنی جاننا ضروری ہے۔

(۳) تیسرے نمبر پر سورۃ الفاتحہ کا بنیادی پیغام کیا ہے اور سورۃ الفاتحہ کا جو بنیادی پیغام ہے یہی قرآن مجید کا بنیادی پیغام ہے؛ پورے قرآن کا ایک بنیادی پیغام کیا ہے؟ ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾ (الفاتحة:4)۔

اگر یہ پیغام نہ ہوتا تو قرآن بھی نہ ہوتا، اللہ تعالی نے اسی پیغام کے لیے پورے قرآن مجید کو نازل فرمایا ہے جو اس بنیادی پیغام سے ناواقف ہے اُس میں کوئی خیر نہیں ہے! نہ اس کی نماز اس کے کام آئے گی نہ اس کے روزے اس کے کام آئیں گے نہ تلاوت قرآن اس کے کام آئے گی کوئی بھی اچھا یا نیک عمل نہیں ہو سکتا اللہ تعالی کے ہاں قابل قبول نہیں ہوتا جب تک کہ اس بنیادی پیغام کو نہ سمجھ لیا جائے:

﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾۔

اس رمضان میں میں اپنے آپ کو قرآن مجید سے بدلنا چاہتا ہوں ایک تنبیہ میں بتا دوں پچھلے دنوں کوئی میسج آیا مجھے جس میں موضوع احادیث یا موضوع حدیث قرآن مجید کی فضیلت کے تعلق سے اور نیچے لکھا ہوتا ہے "آپ اس کو شیئر کریں اُجر عظیم حاصل کریں"؛ جب میں نے دیکھا تو حدیث موضوع تھی۔ معروف حدیث ہے کہ جب انسان مر جاتا ہے تو قرآن مجید ایک خوبصورت انسان کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور اس شخص کے ساتھ رہتا ہے اور اس شخص کو یعنی ہر مشکل سے بچاتا ہے یہاں تک کہ منکر اور نکیر کے سوال سے بھی اسے بچائے رکھتا ہے؛ عجیب سی یہ روایت من گھڑت روایت ہے ابن الجوزی نے **موضوعات** میں اس کو روایت کیا ہے۔ **فی الموضوعات** میں ابن الجوزی نے لیکن لوگوں کی جہالت دیکھیں آپ کہ روایت کو لے لیا نیچے نہیں پڑھا یا پڑھا ہے جان بوجھ کر کیا ہے اللہ أعلم، جس نے روایت کیا ہے نیچے لکھا ہے اس نے کہ موضوع روایت ہے لیکن بعض لوگ صرف خیر چاہتے ہیں۔ میرے بھائی! خیر ایسے نہیں ہوتا کہ آپ ایک طرف تو اچھا کام کر رہے ہیں لوگوں کو قرآن مجید پڑھنے کی ترغیب دے رہے ہیں اور قرآن مجید کی فضیلت بیان کر رہے ہیں دوسری طرف کیا کر رہے ہیں آپ جانتے ہیں؟!

"مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"

(جس نے میری طرف جھوٹی بات منسوب کی اپنا ٹھکانا جہنم میں دیکھ لے اپنی جگہ جہنم میں تلاش کر لے)

یہ کون سا خیر عمل ہے کہ ایک موضوع حدیث اور منسوب کرتے ہیں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف؟! تو یاد رکھیں جو بھی میسج آتا ہے فارورڈ (Forward) کرنے سے پہلے تحقیق کر لیں کہ یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں ہے ورنہ اس جرم میں آپ بھی شامل ہو گئے ہیں! جرم ہے یہ، یہ نہ کہنا کہ مجھے پتہ نہیں تھا! عجیب وغریب میسج آتے رہتے ہیں چاہتے تو خیر ہیں لیکن خیر کے لیے خاص راستہ ہے اس راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کیا ہے تو خیر خیر نہیں رہتا یاد رکھیں!

اس رمضان میں میں ہدایت کو جاننا چاہتا ہوں کہ ہے کیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نا: ﴿هُدًى لِّلنَّاسِ﴾ :

1- ہدایت کیسے حاصل کی جاتی ہے؟

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحة:5-6)

یہ راستہ ہے ﴿الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ کے راستے کو اختیار کرو ہدایت یافتہ بن جاؤ گے۔

2- ہدایت یافتہ کون ہے؟ ﴿اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ کون ہیں؟

﴿النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ﴾ (النساء:69) (انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین)

صحابہ کرام اور سلف الصالحین اُن ہی کا راستہ صراط مستقیم کا راستہ ہے اُن کے علاوہ کسی کا راستہ صراط مستقیم ہو نہیں سکتا، اِن کے علاوہ جو بھی راستے ہیں وہ ﴿الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحة:7) کے راستے ہیں یا گمراہوں کے راستے ہیں اور راستہ نہیں ہے۔

3- ہدایت کے تعلق سے جو تیسری بات ہے تیسرا پوائنٹ ہے کہ ہدایت کے راستے میں رکاوٹیں کون سی ہیں تاکہ میں بچ سکوں؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (التوبہ:19)

دوسری آیت میں: ﴿وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝﴾ (التوبہ:24)

ہدایت یافتہ بھی بننا چاہتے ہو ظلم بھی کرتے ہو؟! ممکن نہیں ہے اللہ تعالیٰ توفیق نہیں دے گا، جب تک ظلم ہے تو ہدایت نہیں ہے۔

فاسق ہو فاجر ہو ہدایت کے راستے کو اپنانا چاہتے ہو تو پہلے فسق اور فجور سے توبہ کرنی پڑے گی اللہ تعالیٰ ہدایت نہ ظالموں کو دیتا ہے اور نہ فاسق اور فاجروں کو دیتا ہے! اور سب سے بڑا ظلم ہے شرک: ﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝﴾ (لقمان:13): شرک کرکے یہ سمجھتے ہیں بعض لوگ کہ ہم ہدایت یافتہ ہیں ہم سے بہتر کوئی ہے ہی نہیں!

ان رکاوٹوں کو دور کریں ہدایت کے راستے کو اپنائیں، سلف صالحین کے روشن منہج کو اپنائیں ہدایت خود بخود آپ کے لیے آسان ہو جائے گی۔

4- چوتھے نمبر پر، اس رمضان میں جو میں بدلنا چاہتا ہوں اپنے آپ کو۔

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرة:183): تقویٰ کیا ہے یہ جاننا ضروری ہے دو لفظوں میں اللہ تعالیٰ کا ڈر۔

تو پھر ڈرتے کیوں نہیں ہو؟! ہر بندہ کہتا ہے ہر مسلمان کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں پھر:

جھوٹ کیوں بولتے ہو؟! فریب کیوں کرتے ہو؟! دھوکا کیوں دیتے ہو؟! سود کیوں کھاتے ہو؟! بدکاری زناکاری کیوں کرتے ہو؟!

ڈکیتیاں کیوں کرتے ہو؟! کرپشن کیوں کرتے ہو؟! کہاں ہے اللہ تعالیٰ کا ڈر ابھی تو کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں میں؟!

تو ہم کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں وجہ کیا ہے؟

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ ابھی تک سمجھ میں نہیں آیا یا شاید ہم سمجھنا نہیں چاہتے!

ہم روزہ کیوں رکھتے ہیں رمضان کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

روزہ رکھتے کیوں ہیں ہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾: کیوں لکھا گیا؟ کیوں فرض کر دیئے گئے روزے؟ ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝١٨٣﴾ (البقرة:183): تاکہ ہم لوگ متقی پرہیز گار بن جائیں۔

بھوک اور پیاس سے اللہ تعالیٰ کو کچھ نہیں ملتا اصل بات تقویٰ کی ہے یہ جاننا ضروری ہے کہ تقویٰ کیا ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تقویٰ چار چیزوں کا مجموعہ ہے:

1-"الخوف من الجليل" (اللہ تعالیٰ کا ڈر)

2-"والعمل بالتنزيل" (قرآن اور صحیح حدیث پر عمل کرنا)

3-"والرضا بالقليل" (اور تھوڑی چیز پر قناعت کر لینا کہ جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے)

4-"والإستعداد ليوم الرحيل" (اور موت کے لیے ہمیشہ تیار رہنا) ۔ان چار چیزوں سے تقویٰ بنتا ہے ہم لوگ کہاں ہیں؟!

متقی کون ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢﴾ (البقرة:1-2)

یہ کتاب ہدایت ہے قرآن مجید ہدایت ہے قرآن بھی آ گیا ہدایت بھی آگئی ہے لیکن کس کے لیے ہدایت ہے؟ متقین۔

متقین کون ہیں؟ ﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾: متقی کی سب سے پہلی نشانی ہے ایمان بالغیب، مغیّبات پر ایمان لانا ہے ایمان کو جاننا ہے ارکان ایمان کو جاننا ہے غیب پر ایمان ہے بغیر دیکھے، جو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ہر فرمان پر ایمان ہے اس کے بعد ہے: ﴿وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣﴾: یہ بعد میں ہے سب سے پہلے ایمان ہے سب سے پہلے عقیدہ ہے بعد میں عبادات ہیں؛ (البقرة:3)۔

5-تقویٰ کے تعلق سے تیسری بات کہ کیا میں متقی ہوں یا نہیں؟

اس کا جواب صرف میرے پاس ہے کہ اگر ابھی تک بھی رمضان سے میں نے تقویٰ نہیں سیکھا کتنے سال گزر گئے کتنے رمضانوں کا موقع اللہ تعالیٰ نے دیا اس میں کیا کمال ہے ہمارا کہ اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے اس رمضان کا بھی؟!

جانتے ہیں اصل کمال کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے توفیق دے کہ اس رمضان ہم متقی بن جائیں اصل بات یہ ہے۔

6-پھر: ﴿لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٢٦﴾ (الانفال:26): اس رمضان میں شکر کے تعلق سے کہ شکر ہوتا کیا ہے؟

صرف زبانی کلامی ہوتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے؟ کافی نہیں ہے!

کب کافی ہوگا؟ جب میں اس شکر پر عمل کرنے والا بن جاؤں گا: ﴿اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا﴾ (سبأ:13): شکر عمل کا نام ہے صرف زبان سے شکر کافی نہیں ہے۔

تو عملاً کیسے شکر کیا جاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے احکاموں کے مطابق زندگی گزارنے کا نام شکر ہے، عملاً شکر کہ جس کا حکم دیا گیا اپنا سر خم کر کے اسے تسلیم کرو اور جس سے منع کیا گیا فوراً اس سے رُک جاؤ، اور جو تمہیں خبر دی گئی ہے جو پیغام ہے اس کی تصدیق کرو۔

7- اور پھر روزوں کی اور رمضان کی آیات کے بیچ میں اللہ تعالیٰ نے دعا کا بھی ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ (البقرہ:186)

(جب میرے بندے میرے تعلق سے سوال کریں اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں قریب ہوں ہر اس بندے کی اس دعا کرنے والے شخص کی دعا میں قبول کرتا ہوں جو مجھے پکارتا ہے)

شرط ہے کہ جو مجھے پکارتا ہے اس کی پکار بھی سنتا ہوں اور اس کی دعا بھی قبول کرتا ہوں۔

تو دعا کے تعلق سے ہم نے جو جاننا ہے اپنے آپ کو بدلنا ہے اس رمضان میں:

(۱) جب بھی دعا مانگنی ہے صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی ہے؛ مشکل ہے؟! قاعدہ بنا لیں زندگی کا اصول بنا لیں کہ جب بھی مانگنا ہے دعا کرنی ہے صرف اللہ تعالیٰ سے براہ راست دعا مانگنی ہے بیچ میں کسی کا وسیلہ نہ دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ قریب ہے سب کی سنتا ہے۔

(۲) دوسرے نمبر پر دعا کے تعلق سے کہ سب کے لیے دعائے خیر کریں، اس سال میں سب مسلمانوں کے لیے آگے امت کا حال سب کے سامنے ہے کچھ اچھا نہیں ہے! دعا تو ہم کرتے ہیں لیکن دل سے دعا کرتے ہیں تو اس رمضان میں آیئے دل سے دعا کرتے ہیں اپنے پیاروں کے لیے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے دے اللہ تعالیٰ ان کو راہ راست پر اور ہمیں بھی توحید اور سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، یہ دعا سب کے لیے کریں۔

(۳) اور تیسرے نمبر پر دعا کے تعلق سے کہ کیونکہ ہم کچھ نیا کرنا چاہتے ہیں تو اس رمضان میں بد دُعا نہیں دیں گے ہم اس رمضان میں ہم دعا ہی کرتے رہیں گے اپنے پیاروں کے لیے بھی اپنے دشمنوں کے لیے بھی، اگر دشمن کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے تو صرف مقصد پورا نہیں ہو گا ہمارا بلکہ یہ خیر یہ عافیت اس شخص کی زندگی میں بھی عام ہو جائے گی جو کل دشمن تھا ہمارا اور خاص طور پر حکمرانوں کے لیے دعا کرنا۔

بعض لوگ بد دُعا کرتے ہیں امام البربہاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ حکمران کے لیے دعا کرتا ہے تو جان لو وہ صاحب سنت ہے (سنّی ہے) اور جب کسی شخص کو سنتے ہو کہ وہ حکمران کے لیے بد دُعا کرتا ہے تو جان لو وہ بدعتی ہے (سنت اور بدعت کی پہچان ایک ہی مسئلے میں اس عظیم امام نے کر دی ہے!)۔

اور امام البربہاری رحمۃ اللہ علیہ آج کے زمانے کے عالم نہیں ہیں چوتھی صدی کے عالم ہیں، چوتھی صدی ہجری جو بہترین تین زمانوں کے قریب ترین زمانہ ہے سنّی اور بدعتی کی پہچان کہ جس نے حکمران کے لیے دعا کی وہ سنّی ہے جو بد دُعا کرتا ہے وہ بدعتی ہے۔

8- اس رمضان میں روزے کے تعلق سے کیونکہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ" تو اس روزے کے تعلق سے جو میں کرنا چاہتا ہوں کہ صیام نبوی کیا ہے یہ جاننا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے روزے رکھتے تھے؟ سلف کیسے روزے رکھتے تھے اُن کا روزہ کیسا تھا؟

کیا آج ہمارا روزہ ویسا ہے جیسے وہ روزے رکھتے تھے ؟ عمومی طور پر تو ٹھیک ہے لیکن بعض بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو ہم روزوں میں کر جاتے ہیں جو ہمیں نہیں کرنی چاہیے تھیں وجہ کیا ہے؟ لا علمی ہے جہالت ہے بے صبری ہے۔

دوسری چیز کہ روزہ اور روزے داروں کا احترام کرنا ہے اس رمضان میں۔

روزے کا احترام جانتے ہیں ہم کیا ہے کیا روزے کا احترام بھی ہوتا ہے؟!

اس عظیم مہینے میں بھی اذیت! Black Chevrolet گاڑی ہے راستہ بند کیا ہوا ہے بھئی جس کی گاڑی ہے اللہ کے لیے گاڑی ہٹا دیں گاڑی تھوڑا دور پارک کر لیں! اور واللہ! قدم قدم پر خیر ہے عافیت ہے آپ ایک خیر کے لیے تو آئے ہیں جمعے کے لیے آئے ہیں جمعہ کی نماز کے لیے خطبے کے لیے آئے ہیں غلط پارکنگ سے آپ کو پتہ ہے کہ کتنی مصیبت میں ڈال دیا ہے آپ نے بعض لوگوں کو؟! کہتے ہیں کئی گاڑیوں کو اُس نے بند کیا ہوا ہے رمضان میں ہمارا یہ حال ہے! ابھی میں کہہ رہا تھا کہ روزے اور روزے داروں کا احترام کرنا ہے تو یہ بھی روزے دار ہیں نا جن کی گاڑیاں آپ نے بند کی ہوئی ہیں یہ احترام ہے ہمارا؟!

9-اس رمضان میں میں نے دل سے روزہ رکھنا سیکھنا ہے کہ دل سے روزہ کیسے ہوتا ہے، جب دل کا روزہ درست ہوگا تو پھر آنکھوں کا روزہ بھی ہوگا کانوں کا روزہ بھی ہوگا زبان کا روزہ بھی ہوگا، پیٹ کا روزہ تو ہوتا ہی ہے نا! ہم صرف روزے میں سے یہی جانتے ہیں کہ پیٹ کا روزہ ہی رکھنا ہے ہماری زبان ہماری آنکھیں ہمارے کان ہمارے ہاتھ ہمارے پاؤں ہماری سوچ آزاد ہے کوئی لگام نہیں ہے کیونکہ روزہ تو رکھا ہوا ہے لیکن روزہ صرف پیٹ کا رکھا ہوا ہے! پیٹ کے روزے سے دل کا روزہ لازمی ہے: ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾: تقویٰ دل کا عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین مرتبہ اپنے سینے کی طرف دل کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں: ”التَّقْوَىٰ هَاهُنَا“ (تقویٰ کی جگہ یہ ہے (دل ہے))۔ تو دل کا روزہ سیکھتے ہیں اس رمضان میں۔

پھر حدیث میں آیا ہے: ”مَنْ قَامَ رَمَضَانَ“: صلاۃ القیام تراویح ہم سب پڑھتے ہیں اس رمضان میں میں نماز نبوی جاننا چاہتا ہوں:

1-آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام کیسے کرتے تھے سنت طریقہ کیا ہے۔

ایک تو نماز نبوی عمومی طور پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض نماز کیسے پڑھتے تھے (پوری نماز کے تعلق سے)، جب قیام کی بات آئی ہے نفل کی بات آئی ہے تو فرض تو پہلے ہے نا تو نماز نبوی سیکھنا چاہتا ہوں اس رمضان میں۔ باقی جتنی بھی نمازیں ہیں حنفی ہے شافعی ہے حنبلی ہے یا مالکی ہے یا کوئی اور ہے میں صرف ایک نماز جانتا ہوں کہ نماز نبوی کیا ہے اور اگر نہیں جانتا تھا تو اس رمضان میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کیسے پڑھتے تھے۔" ہمارے امام بھی تو ہیں": اماموں سے پہلے نماز کیسی تھی صحابہ نے کیسے پڑھی؟ یہ چار امام تو بعد میں آئے ہیں نا پہلے نماز کیسی تھی ان سے؟ اور واللہ! نماز محفوظ ہے احادیث کی کتابوں میں، پوری مکمل نبوی نماز سنت کے مطابق موجود ہے محفوظ ہے یہ ہمارے اپنے ایجاد کردہ مسئلے ہیں اختلاف کرنا ہے نا تفرقے میں پڑنا ہے! کیا ہوتا ہے کیا جاتا ہے ہمارا اگر ہم ایک ہی صحیح نماز پڑھیں ایک ساتھ مل کر؟! آپ جانتے ہیں کہ امت میں ایسے بُرے دن سیاہ دن بھی آئے تھے تفرقہ اتنا عروج پر پہنچ چکا تھا کہ مسجد حرام میں چار مصلے تھے (مسجد حرام میں چار مصلے تھے) اور ہر گروہ آتا اپنی فقہ کے مطابق نماز پڑھتا باقی گروہ بیٹھے رہتے! (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)۔

صحابہ کرام ایک ساتھ نماز پڑھتے تھے یا چار مختلف نمازیں پڑھتے تھے اللہ کے لیے مجھے جواب دیں؟! اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار مرتبہ نماز پڑھاتے تھے یا ایک مرتبہ نماز پڑھاتے تھے؟! اور صحابہ کرام جو ساتھ تھے کبھی دیکھا ہے ابو بکر صدیق کا یہ مصلیٰ ہے یہ عمر فاروق کا مصلیٰ ہے یہ عثمان کا مصلیٰ ہے اور یہ سیدنا علی کا مصلیٰ ہے؟! اگر تب چار کی ضرورت نہیں تھی تو آج چار کی ضرورت کیسے پڑ گئی؟! کل ایک نماز پڑھتے تھے آج چار نمازیں کیوں ہیں؟! اس رمضان میں میں نماز صحیح سنت کے مطابق کی نبوی نماز سیکھنا چاہتا ہوں۔

2-اور اس رمضان میں پہلی صف کا اہتمام کرنا چاہتا ہوں۔

واللہ! رمضان بہترین موقع ہے؛ پورا سال بعض لوگوں کی عادت ہے کہ آخری صف میں پہنچنا ہے! باجماعت نماز پڑھ تولی ہے نااحسان بھی کر دیتے ہیں خاص طور پر ہمارے جو جوان بچے ہیں بیٹھے رہتے ہیں انتظار میں اور جب اقامت کی آذان کان میں پڑتی ہے تو وضو کرتے ہیں پھر چلتے ہیں آہستہ آہستہ جب تک دو تین رکعتیں گزر جاتی ہیں یا تو آخری رکعت میں پہنچ جاتے ہیں یا تشہد میں پہنچ جاتے ہیں صرف والد صاحب کو یہ دکھانے کے لیے کہ میں نے باجماعت نماز پڑھ لی ہے! آپ والد صاحب کو کیا دکھانا چاہتے ہیں؟! اگر نماز والد صاحب کے لیے پڑھی ہے تو پھر نہ پڑھو گھر میں ہی ٹھیک تھے اور اگر والد صاحب کے ربّ کے لیے پڑھی ہے تو پھر صحیح طریقے سے پڑھو۔

تو رمضان بہترین موقع ہے شیطان ویسے ہی بندھے ہوئے ہیں قید میں ہیں پہلی صف کا اہتمام کرنا ہے۔

3-تیسرے نمبر پر، میں نے دل سے نماز پڑھنی ہے خشوع اور خضوع کے ساتھ۔

جب مسجد میں قدم رکھتا ہوں اور دعا پڑھتا ہوں مسجد میں داخل ہونے کی تو دنیا باہر رکھ دیں مسجد کے، یہ ساری دنیا! دنیا چھوڑتی نہیں ہے جب تک سانس چل رہی ہے اس دنیا میں دنیا کی مشکلات دنیا کے مسئلے مسائل دنیا کی لذتیں شہوتیں یہ جان نہیں چھوڑیں گی جوں ہی مسجد میں داخل ہوں تو کاش کہ ہم بوری میں بند کر سکتے اسے اور باہر رکھ سکتے لیکن جب خشوع اور خضوع سے نماز پڑھنا سیکھیں گے کرنا شروع کریں گے تو کر بھی لیں گے ان شاءاللہ۔

پھر حدیث میں آیا ہے: "إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا": دو لفظ ہیں، اس رمضان میں میں جاننا چاہتا ہوں:

1-ایمان کا معنی کیا ہے ایمان کسے کہتے ہیں؟ ایمان کا معنی تین لفظوں میں ایمان تین چیزوں کا مجموعہ ہے:

(۱) زبان کا قول۔

(۲) دل سے یقین۔

(۳) اور پورے جسم سے عمل کرنا زیادہ بھی ہوتا ہے ایمان اور کم بھی ہوتا ہے۔

یہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے ایمان کے تعلق سے اور اس کی دلیل اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

ایمان کے ساٹھ سے زیادہ اور دوسری روایت میں ستّر سے زیادہ شعبے ہیں (شعبے یعنی حصے ہیں):

(۱) سب سے بلند حصہ ہے: "قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" (یہ قول ہو گیا زبان کا)۔

(۲) "وَأَدْنَاهَا" (سب سے پست حصہ جو ہے) "إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ" (راستے سے مضر چیز کو ہٹا دینا)۔

(۳)اور تیسرا: ”وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ“(شرم وحیاء ایمان کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے(اور شرم وحیادل کا عمل ہے))۔

توزبان کا قول ہوگیا، جسم سے عمل بھی ہوگیا، اور دل سے عمل بھی ہوگیا ان تین چیزوں کا نام ہے "الایمان": جتنے حصے بڑھتے جائیں گے اتنا ایمان بڑھتا جائے گا جتنے حصے کم ہوتے جائیں گے اتنا ایمان کم ہوتا جائے گا۔

2-ایمان کی تعریف کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ ایمان کے ارکان کیا ہیں؟ عقیدے کی بنیاد ہے اس رمضان میں اگر پہلے نہیں جانتا تھا تو اس رمضان میں جاننا چاہتا ہوں۔ ایمان کی تعریف میں نے جان لی ہے معنی جان لیا ہے اب ایمان کے ارکان بھی ہوتے ہیں،

ارکان یعنی ستون چھ ہیں: (۱)اللہ تعالیٰ پر ایمان (۲)فرشتوں پر ایمان (۳)کتابوں پر ایمان (۴)رسولوں پر ایمان (۵)آخرت پر ایمان (۶)تقدیر پر ایمان چاہے اچھی ہو یا بُری ہو، تقدیر پر ایمان فرض ہے۔

جس نے ان میں سے ایک پر بھی شک کیا(شک) وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے شک کی گنجائش بھی نہیں ہے۔

3-اور تیسرے نمبر پر ایمان کے تعلق سے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ مومن کون ہے مومن کسے کہتے ہیں؟ اور کیا میں مومن ہوں کہ نہیں ہوں ابھی تک؟

سورۃ المؤمنون کی پہلی آیات پڑھ لیں: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝١﴾: پہلی دس آیات پڑھنا پتہ چلے گا کہ مومن کون ہے میرے پاس وقت نہیں ہے میں مختصر بتا رہا ہوں۔ پھر لفظ آیا ہے: ”وَاحْتِسَابًا“: احتساباً یعنی صرف اللہ کے لیے اخلاص کے ساتھ۔

1-اخلاص اس رمضان میں کہ اخلاص ہوتا کیا ہے میں جاننا چاہتا ہوں؟ صرف اللہ کے لیے عبادت کرنا توحید کی بنیاد اخلاص ہے۔

اخلاص کیوں ضروری ہے؟ اس کے بغیر عبادت ہوتی نہیں ہے۔

2-عبادت کی دو شرطیں ہیں:

(۱)پہلی شرط ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص اللہ تعالیٰ کا حق ہے لاالہ الااللہ کی تحقیق ہے۔

(۲)دوسری شرط اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ محمد رسول اللہ کی تحقیق ہے۔

جب تک یہ دونوں نہ ہوں عبادت عبادت نہیں ہوتی۔

3- تیسرے نمبر پر، کیا میں مخلص ہوں یا نہیں؟ اگر ہوں تو الحمد للہ ثابت قدمی کی دعا کرتے رہیں اور اگر ابھی تک نہیں ہو سکا تو پھر ابھی وقت ہے کچھ کرنے کا۔

پھر لفظ آیا ہے: ”غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“ حدیث میں: اس رمضان میں میں اپنے کریم رحمٰن اور رحیم مغفرت کرنے والے ربّ کی معرفت کرنا چاہتا ہوں۔

چھوٹا سا عمل کیا ہے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں(اللہ اکبر) اللہ تعالیٰ نے مغفرت کر دی ہے:

”مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“

وہ صیام تھا روزہ تھا: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

اللہ اکبر؛ کچھ گناہ ابھی بھی باقی ہیں: "مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

کیا عظیم ربّ ہے واللہ مغفرت کرنا چاہتا ہے ہم مغفرت کروانا چاہتے ہیں؟! ہم اپنے گناہ گن سکتے ہیں آپس کی بات ہے؟! واللہ! نہ تو اللہ تعالی کی نعمتیں گن سکتے ہیں نہ اپنے گناہ گن سکتے ہیں! ہم بیٹھے بیٹھے ایک مجلس میں کتنی غلطیاں کرتے ہیں!

امام سفیان الثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اگر میں ہر غلطی کے عوض میں اپنے گھر میں ایک چھوٹا سا پتھر ڈال دیتا تو کچھ دنوں کے بعد میں گھر سے باہر ہوتا"

(کچھ دنوں کے بعد میرے اپنے گھر میں میری جگہ نہ ہوتی!)۔

لیکن دیکھیں اس عظیم ربّ کو: "غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ": اس کریم اور عظیم ربّ کے بارے میں جانتا کیا ہوں کیا معرفت ہے؟!

کوئی ہندو کر لے مجھ سے سوال کہ اے مسلمان! تیرا ربّ کون ہے وہ کیسا ہے کیا جواب ہے ہمارے پاس؟! کتنے مسلمان اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں؟! سب سے آسان سوال ہے جواب کیوں مشکل ہے؟! کیونکہ ہمیں اپنے ربّ کی معرفت ہی نہیں ہے!

گاڑی خریدنی ہو پوچھیں لوگوں سے ہر بندہ اپنی رائے دے گا اپنا ایکسپیرئنس (Experience) بتائے گا موبائل فون خریدنا ہو سب کو معلومات ہیں اگر نہیں ہیں معلومات تو اپنے ربّ کے لیے نہیں ہے؟! (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)۔

سورۃ الفاتحہ ہم سب ہر نماز میں پڑھتے ہیں رکن ہے اس کے بغیر نماز ہوتی نہیں ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ①﴾ (الفاتحة:1)

(ساری تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں جو ربّ العالمین ہے)

ربّ کسے کہتے ہیں؟ کیا جانتا ہوں میں ربّ ہوتا کیا ہے معنیٰ کیا ہے ربّ کا؟ اس لفظ کے اندر کتنی صفات ہیں واللہ اگر ہم اس ایک آیت کو جان لیتے (اس ایک آیت کو!) آج کوئی مسلمان بھی اللہ تعالی کے سوا کسی کو مشکل کشا حاجت روا کہہ نہ پاتا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا! واللہ قسم کھا رہا ہوں میں! کہاں سے غلطی ہوئی ہے؟ ربّ کا معنیٰ نہیں جانتے کسے کہتے ہیں!

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ①﴾ ہر نماز میں ہم پڑھتے ہیں لاکھوں دفعہ پڑھ چکے ہوں گے لیکن تب بھی علی مشکل کشا ہے غوث حاجت روا ہے! اجمیر والا داتا ہے! کب تک یہ رہے گا؟!

آیئے اس رمضان میں واللہ! ابھی سانس باقی ہے اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں، اور ہم نے بہت بدلا ہے اپنے آپ کو یہ نہ کہیں کہ ہم نے اپنے آپ کو نہیں بدلا! روزی روٹی کی تلاش میں کیا کچھ نہیں کیا ہم نے، ایسے ایسے کام سیکھے ہیں جو کبھی زندگی میں سوچا بھی نہیں تھا! کئی ایسے لوگ ہیں بیچارے مجبوراً اپنے ملک سے نکلتے ہیں آتے ہیں روزی روٹی کے لیے اور بدلتے ہیں اپنے آپ کو لیکن کاش اپنی زندگی بدلتے اور توحید اور سنت کو سمجھ لیتے اس ملک میں آ کر!

1-میرا ربّ کون ہے ؟جواب سورۃ الاخلاص اور آیت الکرسی سب کو آتی ہے (کسی کو آیت الکرسی نہیں آتی ؟!) لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ معنی جاننا ضروری ہے۔

رٹے تو ہم نے لگائے ہوئے ہیں لیکن نتیجہ کیا نکلا ہے؟ آج امت میں شرک عام ہو چکا! (إِلَّا مَنْ رَّحِمَ الله سُبحَانَهُ وَتَعَالٰی) ۔

جب معنی جاننے کی کوشش کریں گے تب اتنی بڑی غلطیاں بھی نہیں ہوں گی اور یہ وہ غلطیاں ہیں جو ہلاک کر دیتی ہیں معمولی غلطیاں نہیں ہیں!

2-نمبر دو، ربّ کی معرفت کے تعلق سے کہ اس نے مجھے پیدا کیوں کیا ہے؟ توحید اسماءوصفات تو میں نے جان لی ہے نا ربّ کی معرفت:

(۱) توحید ربوبیت (۲) الوہیت (۳) اسماءوصفات، یہ تین کی توحید جان لی ہے۔

(۳) میں اس دنیا میں آیا کیوں ہوں مقصد کیا ہے میرے وجود کا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریات:56) :توحید عبادت۔

3-اور تیسرے نمبر پر اللہ تعالیٰ کی معرفت کے تعلق سے کہ اپنی زندگی اسی توحید پر قائم کرنی ہے بس، موحد مسلمان بنناہے، اور جب اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کر دیتا ہے مغفرت فرما دیتا ہے چھوٹے سے اعمال میں تو ہمیں بھی تھوڑی سی شرم آنی چاہیے:

(۱) اپنے آپ کو سدھارنا ضروری ہے۔ (۲) ہمیں بھی معاف کرنا سیکھنا ہے کہ دوسروں کو کیسے معاف کیا جاتا ہے۔

بیوی سے غلطی ہو گئی بچوں سے غلطی ہو گئی کیوں نہیں معاف کرتے ہم ؟! بعض گھرانے کھنڈر بن چکے ہیں میاں بیوی کے جھگڑے اتنا طول پکڑ چکے ہیں کہ ایک چھت میں رہتے ہوئے بھی کئی سالوں سے بات چیت نہیں ہے! ایک گھر میں رہتے ہوئے یہ گھر ہے اسے گھر کہتے ہیں؟! بیوی سارا دن کام کر کے رکھ دیتی ہے میاں صاحب آتے ہیں کام سے تھکے ہوئے وہ رکھی ہوئی چیز کھا لیتے ہیں وہ اپنے کمرے میں اور وہ اپنے کمرے میں! وجہ کیا ہے؟ کوئی نہ کوئی بات ہے اور بات کیا ہے؟ واللہ عام سی باتیں ہیں!

کاش یہ ناراضگی اللہ کے لیے ہوتی لیکن یہ ناراضگی کس کے لیے ہوتی ہے ؟! بچوں کے رشتے کے لیے ہوتی ہے، بیوی کہتی ہے میری طرف میرے بھائی ہیں میری بہنیں ہیں اُن کے بچوں سے رشتہ کریں، خاوند کہتا کہ نہیں! میری طرف رشتہ کریں؛ (دادا نے طے کر دیا تھا نانا نے طے کر دیا تھا بزرگ چلے گئے ہیں اور پیچھے گھر والوں کو عذاب میں ڈال گئے ہیں!)۔ بھئی بچے بڑے ہو گئے ہیں اور پھر اس رشتے کا فائدہ ہی کیا ہے جب وہ خود انکار کر رہے ہیں نہ لڑکی کرنا چاہتی ہے نہ لڑکا کرنا چاہتا ہے۔ یا لڑکا نہیں کرنا چاہتا زبردستی نکاح کرنا ہے زبردستی شادی کرنی ہے بچوں پر ظلم کرنا ہے کل کو جھگڑے ہوتے ہیں طلاق ہوتی ہے پھر پورا گھرانہ ٹوٹ جاتا ہے کہاں کا انصاف ہے یہ؟!

یا چھوٹی سی غلطی پر کہ تم نے یہ کیا تم نے وہ کیا! ایک کوئی بات شروع ہو جائے دَس سال پُرانی بات بھی آ جاتی ہے جانتے ہیں کیوں دَس سال پُرانی بات ہم لے کر آتے ہیں بار بار؟ کیونکہ ابھی تک ہم نے معاف کرنا نہیں سیکھا۔ اگرچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے میں نے معاف کر دیا تو زبان سے معاف کرنا اور ہے دل سے معاف کرنا اور ہے اور جو دل سے معاف کرتے ہیں وہ کل کی بات بھی نہیں دہراتے کل کی غلطی بھی سامنے نہیں لاتے ہم تو دَس سال کی غلطیاں نہیں چھوڑتے؛ تم ایسی تھیں تم ویسی تھیں وہ کہتی ہے تم ایسے تھے تم ویسے تھے، میں نے تمہیں سدھارا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے تمہیں سدھارا ہے اور ابھی تک سدھرا کوئی بھی نہیں ہے!

جب ہمارا ربّ غفورٌ رّحیم ہے وہ معاف کرنے والا ہے تو ہم کب معاف کریں گے ؟! بعض لوگ اپنے والدین سے روٹھے ہوئے ہیں کہ والدین ناانصافی کرتے ہیں تو چلو اب تم انصاف کرلو بھئی احسان تم نے تب بھی کرنا ہے اگرچہ وہ کافر بھی ہوتے! احسان پھر بھی باقی رہتا ہے ظلم تو دور کی بات ہے!

وہ بزرگ ہیں اگراُن سے غلطی بھی ہوگئی ہے کسی مسئلے میں ناانصافی بھی ہوگئی ہے تمہیں تو شرم آنی چاہیے نا! آج تمہارے بچے چھوٹے ہیں کل تم ایسے تھے جیسے آج تمہارے بچے ہیں اور آنے والے کل میں تم ایسے ہوگے جیسا کہ آج تم اپنے والد صاحب کے سامنے ہو تو جو تم آج تمنا کرتے ہو اپنے بچوں سے امید رکھتے ہو آپ کا والد آپ سے وہی امید رکھتا ہے آج، فرق صرف وقت کا ہے کہ والد کا آج ہے کل یہ آج تمہارا ہونے والا ہے تب کیا کروگے ؟!

کاش سے کام نہیں چلے گا تمنا سے کام نہیں چلے کہ کاش میں اچھا کرلیتا؛والدین ہمیشہ ساتھ نہیں رہنے والے اُن سے پوچھیں جن کے سر سے یہ چھت گر چکی ہے موجود نہیں ہے، اس عظیم نعمت کو جاننا ہے تو اُن سے جا کر پوچھیں جن کے والدین اس دنیا سے چلے گئے ہیں جا چکے ہیں! معاف کرنا سیکھیں اپنے بچوں کو معاف کریں اپنے پیاروں کو معاف کریں۔

سگے بھائیں ہیں عیدوں پر بھی بات نہیں ہوتی عید پر بھی فون نہیں کرتے کیوں؟! اُس کو میں نے ادھار دیا اُس نے واپس نہیں کیا، اتنے سالوں سے مانگ رہا ہوں پیسہ اُس کے پاس ہے دیتا نہیں ہے (سبحان اللہ)۔

کیا خون کے رشتے کی قیمت چند ریال ہیں چند روپے ہیں؟! کیا ہے اگر اُس سے غلطی ہوگئی ہے تم ذرا بڑے بن جاؤ سمجھاؤ اُسے نہیں دیتا تو کوئی مرتبہ ہمارا نقصان ہوا ہے دنیا میں چوری پیسے نہیں ہوتے! چوری ہو جاتے ہیں، نقصان ہو جاتا ہے خسارہ ہو جاتا ہے بزنس میں تب تو ہم خاموشی اختیار کرتے ہیں اپنے بھائی کو معاف کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ اُس کے حالات ٹھیک نہ ہوں!

اور ہم جانتے بھی ہیں کہ حالات ٹھیک نہیں ہیں تب بھی معاف نہیں کرتے ہم!

آخر میں:

(۱) یہ ساری چیزیں جو میں نے بتائی ہیں کیا واقعی ہم کر سکتے ہیں؟

(۲) تبدیل تو ہونا ہے کیا واقعی ہم اپنے آپ کو بدل سکتے ہیں یا نہیں؟

یادرہے کہ یہ سب حاصل کرنے کے لیے اور اچھا مسلمان بننے کے لیے صرف ایک ہی راستہ ہے بس: "قرآن صحیح حدیث، صحابہ کرام اور سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق"؛ جب تک یہ راستہ نہیں اپنائیں گے اپنے آپ کو صحیح طریقے سے سدھار نہیں سکتے ہم۔

قرآن اور حدیث کی صحیح سمجھ ضروری ہے اپنے آپ کو بدلنے کے لیے اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کے لیے اور اسے کہتے ہیں "المنہج السلفی"۔

کبھی سنا ہے نام کہ سلفی منہج کیا ہوتا ہے؟ اور یہی دعوت ہے دعوۃ اہلحدیث اور دعوۃ السلفیۃ اسی کا نام ہے "قرآن صحیح حدیث، صحابہ کرام اور سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق"۔

آج سے قرآن مجید جب بھی پڑھیں حدیث جب بھی پڑھیں تو سب سے پہلا سوال یہ ہونا چاہیے کہ اس کا صحیح مفہوم کیا ہے؟ اس آیت کریمہ پر صحابہ کرام کیسے عمل کیسے کرتے تھے؟ اس حدیث پر صحابہ کرام اور سلف کیسے عمل کیسے کرتے تھے انہوں نے کیسے سمجھا؟

اور جب تک ہم اپنی صحیح سمجھ نہیں بنائیں گے اور صحیح راستہ اختیار نہیں کریں گے تو اس رمضان میں تو کیا رمضان آتے رہیں گے جاتے رہیں گے اور ہم شاید ویسے کے ویسے ہی رہیں گے!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج کو سمجھنے کی اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ ہماری زندگی کو بدل دے خیر اور عافیت اور تقویٰ کی طرف اور ہم سب کو راہِ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، ہماری جو بھی غلطیاں ہیں جو بھی لغزشیں ہیں اللہ تعالیٰ معاف فرمائے، ہماری عبادات نماز ہے روزہ ہے زکوٰۃ ہے حج ہے صدقات خیرات اور دیگر عبادات اللہ تعالیٰ قبول فرمائے (آمین یاربّ العالمین)؛

واللہ أعلم۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 210.اس رمضان میں آیئے کچھ نیا کریں سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio